السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خطبہ جمعہ کی اذان خطیب کے سامنے کہنی چاہیئے۔؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان سے مقصود اعلان ہے خواہ اذان پہلی ہو یا خطبہ کی۔ پس جو جگہ اعلان کے زیادہ مناسب ہے وہاں ہونی چاہیئے۔ اگر امام کے سامنے موزوں جگہ ہو تو سامنے دی جائے ورنہ کوئی اور موزوں جگہ دیکھ لی جائے۔ خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ اور خواہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف مسجد نبوی میں سامنے موزوں جگہ تھی اس لئے سامنے ہوتی تھی۔ جگہ کی تعیین کو اذان میں داخل کرنا اذان کی منشاء کے خلاف ہے۔ اسی طرح کوئی کہنے والا کہہ دے گا کہ تم نے امام کے سامنے ہونے کی شرط کی ہے۔ ہم یہ شرط کرتے ہیں کہ مسجد کے دروازے پر ہو۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی اگر مسجد کا دروازہ سامنے نہ ہو تو اس صورت میں مشکل پڑے گی۔ ایک اور اٹھے گا اور کہے گا کہ منارے پر ہونی چاہیئے کیونکہ امام مالکؒ سے روایت ہے «انه فی زمنه صلی الله علیه وسلم لم یکن بین یدیه بل علی المنارة»۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان آپ کے سامنے نہ تھی بلکہ منارہ پر تھی۔ امام مالکؒ کی مراد سامنے سے نفی کرنے سے یہ ہے کہ مسجد کے اندر نہ تھی جو عام طور پر نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ اور نہ دوسری روایتوں میں سامنے ہونے کی تصریح ہے تو حاصل یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کا دروازہ سامنے تھا اور وہیں منار تھا۔ اس پر اذان ہوتی تھی تو اب کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اذان کے لئے یہ تینوں شرائط ضروری ہیں۔ سامنے بھی ہو۔ دروازہ پر بھی ہو اور منارہ پر بھی ہو۔ ایک اور اٹھے گا اور وہ اس سے بھی زیادہ تنگی کرتا ہوا کہہ دے گا کہ ان باتوں کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں منبر سے جتنے فاصلہ پر اذان ہوتی تھی اتنے ہی فاصلہ پر اب بھی ہونی چاہیئے۔ مثلاً منبر ایسی جگہ بچھایا جائے کہ فاصلہ اس سے کم وبیش نہ ہو۔ بلکہ کوئی منار کی بلندی کے اندازہ کی بھی پابندی کرنے لگ جائے گا۔ غرض اس طرح سے خصوصیتیں پیدا کرنی شروع کر دیں تو احکام میں بہت تنگی ہو جائے گی بلکہ ان پر عمل کرنا بھی ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر حکم کے حسب حال کوئی خصوصیت ہو۔ اذان سے مقصود جب اعلان ہے تو خصوصیت جگہ کی کس طرح سمجھ لی جائے ہاں مسجد کے متعلقات میں ہونی ضروری ہے تاکہ لوگ اس طرف آئیں اور اونچی جگہ بھی اس کے حسب حال ہے کیونکہ آواز دور جاتی ہے اسی بناء پر امام ابن الحاج مالکیؒ مدخل میں لکھتے ہیں

«ان السنة فی اذان الجمعة اذا صعد الامام علی المنبر ان یکون المؤذن علی المنار۔»

یعنی مسنون طریقہ اذان جمعہ میں یہ ہے کہ جب امام منبر پر چڑھے تو موذن منار پر ہو۔

اس عبارت میں دو خصوصیتیں ذکر کی ہیں۔ ایک منار پر ہونا ایک امام کے منبر پر چڑھنے کے وقت ہونا اس طرح موذن کا بلند آواز ہونا یا خوش آواز ہونا وغیرہ۔

اس قسم کی تمام خصوصیات اذان کے حسب حال ہیں۔ اگرچہ واجبات نہیں مگر کسی نہ کسی طریق سے اذان کے لئے مفید شے ہے۔ لیکن امام کے سامنے ہونا اور دروازہ پر ہونا یا دائیں بائیں ہونا یا اتنے فاصلہ پر ہونا یا اندر رہونا یہ تو کوئی ایسی اشیا نہیں جو اذان کے حسب حال ہوں۔ تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرع میں معتبر ہیں۔ دیکھئے حج خاص کر مواضع سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہوتا ہی یہ ہے کہ کسی جگہ گزرنا اور کسی جگہ ٹھہرنا اور کسی جگہ دوڑنا کسی جگہ چکر کاٹنا۔ کسی جگہ کچھ پڑھنا وغیرہ۔ اس میں اپنے وطن کو واپسی کے وقت محصب وغیرہ کے نزول میں صحابہ کا اختلاف ہے۔

تو اذان وغیرہ جس کو جگہ سے تعلق نہیں کس طرح فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اندر ہے یا باہر۔ آگے ہے یا دائیں بائیں وغیرہ بسا اوقات عمارت کی رو سے ایک جگہ موزوں ہوتی ہے۔ دوسری جگہ میں دوسری۔ پس صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہونے سے یہ مراد لینا کہ سب جگہ ایسا ہی چاہیئے ڈبل غلطی ہے اسرار حکم شرعیہ سے کوسوں دور ہے۔

وباللہ التوفیق

**فتاویٰ اہلحدیث**

**کتاب الصلوۃ، اذان کا بیان، ج2ص103**

محدث فتویٰ